دار الافتاء

شیخ الحدیث مفتی حافظ ثناء اللہ مدنی

● مسلسل حیض آنے والی عورت؟ ● عورت کی اِمامت اور کہاں کھڑی ہو؟

☆ سوال: ایک عورت کو حیض کا خون تقریباً ایک سال سے جاری ہے اور اس کو گذشتہ عادت بھی یاد نہیں۔ وہ مہینہ میں کتنے دن نماز چھوڑے؟ غسل کرے یا صرف وضو کرے؟ ایسے ہی وہ رمضان کے سارے روزے رکھے یا کچھ چھوڑے؟

جس عورت کی عادت اور تمیز مفقود ہو، وہ نماز روزہ کس طرح ادا کرے؟

جواب: ایامِ عادت کے اعتبار سے عورتوں کی متعدد اقسام ہیں:

(۱) مستحاضہ: ماہواری کی عادت والی، خون کی پہچان کرسکتی ہو یا نہ کرسکتی ہو۔ اس کو معروف عادت کی طرف لوٹایا جائے گا چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث میں ہے:

"امكثي قدر ما كانت تحسبك حيضتك" ایامِ حیض کے بقدر انتظار کر"

(۲) وہ عورت جو ابتدا ہی میں خون کی پہچان کرے، وہ پہچان کے مطابق عمل کرے گی۔ حدیث میں ہے: "إذا كان دم الحيضة فإنه أسود يعرف"

''جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ بدبودار ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے۔''

(۳) اور وہ عورت جس کی عادت اور پہچان دونوں مفقود ہوں

اس کے ایام ماہواری غالب عورتوں کی عادت کی بنا پر چھ سات دن شمار ہوں گے۔ حدیث ہے

''حضرت حمنہ نے جب اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کہ مجھے بہت زیادہ خون آتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''تو اپنے آپ کو چھ، سات دن تک حائض سمجھ، پھر غسل کر اور جب تو اپنے آپ کو پاک صاف سمجھ لے تو ۲۳ یا ۲۴ روز نماز ادا کر، تجھے یہ کافی ہے۔ اور جس طرح حیض وطہر کے اوقات میں کرتی ہیں، تو ہر ماہ اسی طرح کیا کر'' (عون المعبود: ۱/۱۱۷)

مسئولہ عورت کا تعلق چونکہ تیسری قسم سے ہے، لہٰذا یہ عورت ہر ماہ چھ یا سات دن نماز چھوڑ کر غسل کے بعد نماز پڑھنی شروع کردیا کرے اور جن دنوں میں نماز چھوڑے گی، ان میں روزہ بھی نہیں رکھے گی کیونکہ یہ دن حیض کے شمار ہوں گے۔

☆ کیا عورت نمازِ تراویح پڑھا سکتی ہے؟ جواز کی صورت میں کہاں کھڑی ہو۔

جواب: سنن ابوداود میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُمّ ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث کو حکم دیا تھا کہ "أن تؤم أهل دارها" یعنی ''اپنے گھر والوں کی امامت کرائے''۔ عون المعبود (۲/۲۲۰) میں ہے کہ

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی امامت اور ان کی جماعت رسول اللہ ﷺ کے فرمان